فضیلت محرم اور اس کے تقاضے

مولانا عابد مجید مدنی

اللہ تبارک وتعالیٰ نے اپنی حکمت وفیصلے کے مطابق زمانے کو مہینوں، گھنٹوں اور لمحوں میں تقسیم فرما دیا ہے جن سے انسان اپنی حیات مستعار میں کئی قسم کے فوائد حاصل کرتا ہے۔ مہینوں کا ذکر کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ ان کی تعداد بارہ ہے (جنہیں عربی مہینوں سے موسوم کیا جاتا ہے) ان سے چار ماہ عزت و احترام اور حرمت کے حامل ہیں۔ ارشاد الٰہی ہے کہ:

ان عدة الشهور عند الله اثنا عشر شهرا في كتاب الله يوم خلق السموات والارض منهآاربعة حرم ذالك الذين القيم فلا تظلموا فيهن انفسكم ...... (توبۃ:۳۶)

یقیناً اللہ تعالیٰ کے ہاں بارہ ماہ ہیں جن سے چار حرمت والے ہیں۔ یہی محکم دین ہے تم ان مہینوں کی حرمت توڑ کر اپنی جانوں پر ظلم نہ کرو۔

آیت مذکورہ میں چار حرمت والے مہینوں سے مراد، ذوالقعدہ، ذوالحجہ، محرم مسلسل اور رجب منفرد ہے۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے وقت سے عربوں کے ہاں جنگ وجدل اور ظلم وستم سے اپنے ہاتھ روک لیتے تھے۔ بنابریں کچھ عرصہ کیلئے کمزور و ناتواں لوگ امن وسکون کا سانس لیتے۔ صاحب تدبر قرآن اپنی مشہور تفسیر میں ان آیات کی تشریح کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ ''ان مہینوں میں ان کی حرمت کے خلاف کوئی کام نہ کرو اور نہ ان میں ردو بدل کرو، اگر تم نے ان میں لڑائی جھگڑا، جنگ و جدل، فسادات، بدامنی، اور بےسکونی پھیلائی تو اس سے اللہ تعالیٰ کا کچھ نہیں بگڑے گا بلکہ تم خود اپنی جانوں پر ظلم کرو گے۔ آیت کریمہ میں جن چار مہینوں کی طرف اشارہ کیا گیا ہے ان میں ایک ماہ محرم الحرام ہے، جو کہ اسلامی سال کا پہلا مہینہ ہے۔ جس سے اسلامی تقویم کا آغاز ہوتا ہے۔

وقار انبالوی گویا ہوتے ہیں:

دہر میں تقویم ہجری کا نیا سال آ گیا
کل جو مستقبل تھا بن کر آج وہ حال آ گیا
یہ محرم کا مہینہ دین عظمت کا نقیب
لے کے اپنے ساتھ سب خدو خال آ گیا

محرم باب تفعیل سے اسم مفعول ہے۔ عربی میں تحریم کے دوسرے معانی ومطالب کے ساتھ اس کا معنی تعظیم کرنا آیا ہے۔ اس اعتبار سے محرم کا معنی معظم (عظمت والا) ہوا۔ صاحب تفسیر روح البیان ماہ محرم کی وجہ تسمیہ بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ عرب لوگ اس ماہ میں آپس کے لڑائی جھگڑے کو ترک کر دیا کرتے تھے۔ حتیٰ کہ اپنے باپ یا بھائی کے قاتل پر بھی حملہ نہ کیا جاتا اور کوئی بھی اس سے بدلہ لینے کی کوشش نہیں کرتا تھا۔ تفسیر خازن میں ہے کہ ان کا نام حرمت والے مہینے اس لئے پڑ گیا کہ عرب دور جاہلیت میں ان کی بڑی تعظیم کرتے تھے اور ان میں لڑائی کو حرام خیال کرتے تھے۔ اسلام نے ان کی عزت واحترام کو اور بڑھایا نیز ان میں نیک اعمال ثواب کے اعتبار سے کئی گنا بڑھ جاتے ہیں اس طرح ان دنوں میں برائیوں کا گناہ دوسرے دنوں کی برائیوں سے سخت ہے۔ لہٰذا ان مہینوں کی

دہر	میں	تقویم	ہجری	کا	نیا سال آ گیا
کل	جو مستقبل	تھا بن	کر	آج وہ	حال آ گیا
یہ	محرم	کا مہینہ	دین	عظمت	کا نقیب
لے	کے	اپنے	ساتھ سب	خدو	خال آ گیا

© rasailojaraid.com
© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

حرمت توڑنا جائز نہیں (تفسیر خازن ۳/۷۳)

محرم کی عظمت وحرمت زمانہ قدیم سے چلی آرہی ہے۔ ابتدائے اسلام میں اسلام نے بھی اس ماہ کے احترام کے باعث اس میں قتال کے ممنوع ہونے کو باقی رکھا۔ بعض مفسرین کے نزدیک گو صرف قتال کا حکم اب باقی نہیں مگر احترام اب بھی باقی ہے، افضل اب بھی یہی ہے کہ ان مہینوں میں جنگ و جدل کی ابتدا نہ کی جائے۔ اس ماہ محترم کا احترام حضرت نبی اکرم ﷺ کے ارشاد کے مطابق روز اول سے ہے۔ آپ نے اس مہینے کو "شہر اللہ" (اللہ کا مہینہ) فرمایا۔ یوں تو تمام اوقات ہی اللہ تبارک وتعالیٰ کے پیدا کردہ ہیں لیکن اس کی خصوصی طور پر اپنی طرف نسبت کرنا اس کی اہمیت، مقام، مرتبہ اور عظمت کو اجاگر کرنا مقصود ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

افضل الصیام بعد رمضان شھر اللہ المحرم (مسلم ۳۶۸)

رمضان المبارک کے بعد سب سے افضل روزہ اللہ تعالیٰ کے مہینے محرم کا روزہ ہے۔

حضرت ابن عباس سے مروی ہے

فرایت النبی یجتھد صیام یوم فضلہ علی غیرہ الا ھذا الیوم یوم عاشورہ۔

اس ماہ کی دسویں تاریخ کے روزے کی بابت جلیل القدر صحابی ابن عباس فرماتے ہیں کہ آپ جتنی کوشش عاشورے کے دن روزہ رکھنے کی کرتے اتنی کسی اور ماہ کے روزے کیلئے نہ کرتے۔ ایک دوسری روایت کے مطابق اس روزہ کا اکرام و اجلال یہود کے ہاں بھی تھا وہ اس دن کو جشن و مسرت کے دن کی حیثیت سے مناتے تھے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے اس ماہ کے اس یوم عاشورہ میں موسیٰ علیہ السلام کو فرعون پر فتح دی۔ جب آپ ﷺ کو آگاہ کیا گیا کہ یہود بھی اس دن کا روزہ رکھتے ہیں تو آپ نے فرمایا آئندہ سال میں زندہ رہا تو دس کے ساتھ نویں تاریخ کو بھی روزہ رکھوں گا تاکہ ان کے اور امت مسلمہ کے درمیان ایک فرق اور امتیاز ہو جائے۔

عرب لوگ اس مہینے (محرم الحرام) میں لڑائی جھگڑا ترک کردیتے تھے حتیٰ کہ اپنے بھائی یا باپ کے قاتل پر بھی حملہ نہ کیا جاتا

ان مذکورہ احادیث سے جہاں یہ پتہ چلتا ہے کہ اسلام لہو لعب، کھیل کود اور لڑائی جھگڑے کو ناپسند کرتا ہے وہاں یہ حقیقت بھی کھل کر سامنے آتی ہے کہ اصل مسرت وشادمانی اللہ تعالیٰ کی عبادت کرنا ہے اور خصوصی طور پر ان ایام میں روزہ رکھنا ہے۔ ارشادات نبوی بھی اس طرف اشارہ کرتے ہیں کہ محرم الحرام انتہائی عظمت واحترام کا مہینہ ہے اور اس کا تعلق فقط آپ کے عہد زریں ہی سے نہیں بلکہ اس کا احترام واکرام ابتداء ہی سے ہے۔

اس ماہ مقدس میں اللہ تعالیٰ نے غلبہ حق کے کئی مواقع عطا فرمائے جیسا کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کو ظالم و جابر حکمران پر فتح دی اور قران کے علاوہ دوسری کتابوں کو اس ماہ میں اتارا گیا۔ لہٰذا یہ ماہ شکر ادا کرنے کا خاص زمانہ ہے۔

مسلمانوں کو اللہ تبارک وتعالیٰ نے بے شمار نعمتوں سے نوازا ہے ان کیلئے یہاں لمحہ فکریہ ہے کہ وہ اللہ تبارک وتعالیٰ کی نعمتوں پر شکر ادا کریں۔ وہ بدامنی، بے سکونی، بے چینی، لڑائی جھگڑے اور ظلم و زیادتی کو چھوڑ کر امن وسکون کا سانس لیں اور دوسروں کو لینے دیں بلکہ اس ماہ میں اخوت و بھائی چارے، حسن سلوک اور بہتر اخلاق جیسے پیغامات کو عام کریں اور رب تعالیٰ کے حضور شکر گزار بندے بن کر اس ماہ کی دسویں اور نویں تاریخ کا بطور شکرانہ روزہ رکھیں اور اپنی توجہ کو اللہ کی جانب مرکوز کریں۔ وطن عزیز کا یہ بہت بڑا المیہ ہے کہ جیسے ہی یہ ماہ مکرم شروع ہوتا ہے، فرقہ واریت کی آگ بھڑک اٹھتی ہے، دہشت گردی، قتل و غارت، ایک دوسرے پر حملے، مسجدوں میں بم دھماکے، دشنام طرازی کیلئے جلسوں کا انعقاد اور بغض وعناد کے مختلف طریقے اور راستے اپنائے جاتے ہیں۔ حالانکہ رب تعالیٰ نے بڑی وضاحت کے ساتھ فرمایا فلا تظلموا فیھن کہ ان مہینوں میں ظلم سے باز رہو۔

آج مسلمان اس آیت مبارکہ پر غور کریں، اپنے گریبانوں میں جھانکیں اور سوچیں کہ کیا ہم فرمان الٰہی کی کھلم کھلا نافرمانی تو نہیں کررہے؟ یقیناً اس کا جواب یہی ہوگا کہ ہم نے اللہ تعالیٰ کی معارضت اور مخالفت میں کوئی کسر نہیں چھوڑ رکھی۔

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

کوشش تو کی جانی چاہئے کہ اس ماہ کی آمد پر ہم آپس میں متحد ہونے کا عہد کریں اور پیار ومحبت سے پیش آئیں۔ باہمی نفرتوں، کدورتوں اور اخلاقی گندگیوں سے تائب ہوکر دشمن کی سازش کو پاش پاش کر دیں اور ان کے برے عزائم اور اراووں کو خاک میں ملائیں۔ فکر کی جائے کہ ہم اگر اسی طرح انتشار، اختلاف اور باہمی تنازعات کا شکار رہے، فروعی مسائل میں الجھے اور باہم دست وگریبان رہے تو ہمارا حشر اس دنیا میں موجودہ حالات سے بھی بدتر ہوگا اور آخرت میں کڑی سزا سے بھی نہیں بچ سکیں گے۔ یہاں یہ بھی خوب سمجھ لینا چاہئے کہ اس ماہ کی فضیلت کی وجہ سے جس طرح اسمیں عباوات کا ثواب زیادہ ہوجاتا ہے اسی طرح اس ماہ کے اندر گناہوں میں ملوث ہونے کے وبال بڑھ جانے کا بھی اندیشہ ہے اس لئے ہر مسلمان کیلئے ضروری ہے کہ وہ اس میں کی جانے والی ہر قسم کی برائیوں اور بدعات سے پرہیز کرے اور ان مبارک اوقات میں اعمال صالحہ، صوم وصلوٰۃ ذکر وفکر اور کار خیر میں مصروف ہوکر اپنے آقا کو خوش کرے اور خداوند تعالیٰ کا قرب حاصل کر کے منزل مقصود تک پہنچے، نہ کہ اس کی برکتوں سے محروم رہ کر غلط روایات اور غلط کاموں میں پڑ کر الٹا گناہگار ہو اور اس کے غضب وغصہ کا مستحق۔

> اگر ہم اسی طرح انتشار، اختلاف اور باہمی تنازعات کا شکار رہے فروعی مسائل میں الجھے اور باہم دست وگریباں رہے تو ہمارا حشر اسی دنیا موجودہ حالات سے بھی بدتر ہوگا اور آخرت میں بھی کڑی سزا سے نہیں بچ سکیں گے (اعاذنا اللہ منہ)

انسانی زندگی سالوں، مہینوں، دنوں، راتوں، گھنٹوں، گھڑیوں، اور لمحوں کی صورت میں گزر رہی ہے۔ مہینوں میں ماہ محرم سے نئے سال کا آغاز ہوتا ہے اور اس ماہ کی آمد کے ساتھ ہی کئی قسم کے واقعات ذہنوں میں آجاتے ہیں جو اس ماہ سے وابستہ تھے۔ جن کی وجہ سے اس ماہ کی عظمت و احترام اور اکرام میں اور اضافہ ہوجات ہے ان واقعات میں بعض کا تذکرہ کرتے ہوئے ان کی اسلام کے اندر اہمیت کو واضح کیا جاتا ہے۔

ہجرت اور ماہ محرم

> مسلمانوں کو اللہ تبارک وتعالیٰ نے بے شمار نعمتوں سے نوازا ہے ان کیلئے لمحۂ فکریہ ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کی نعمتوں پر شکریہ ادا کریں اور بدامنی، لڑائی، جھگڑا اور ظلم و زیادتی کر کے کفران نعمت نہ کریں

اللہ تبارک وتعالیٰ کی اجازت کے بعد نبی کریم ﷺ نے اپنے ساتھوں کے ساتھ مکہ سے مدینہ کی جانب ہجرت فرمائی جس کے بعد لوگ فوج در فوج اسلام کے اندر داخل ہونے لگے، نفرت و کدورت کو چھوڑ کر ایک دوسرے سے پیار ومحبت سے پیش آنے لگے، تبلیغ اسلام وسیع پیمانے پر ہونے لگی، مساجد کا قیام عمل میں لایا گیا، مہاجرین اور انصار کو آپس میں بھائی بھائی بنا دیا گیا، اخوت و مودت عام ہونے لگی، صحابہ کرام ایک دوسرے کیلئے قربانیاں دینے لگے، مہاجرین نے اس ہجرت کی خاطر اپنا مال ومنال، ساز وسامان، گھر اور دولت، اہل وعیال سب کچھ اسلام پر نچھاور کردیا اور پھر انصار نے اپنے ان بھائیوں کی حوصلہ افزائی کی اور مدد فرمائی کاش آج بھی اس ماہ کی آمد پر مسلمان آپس میں حسن سلوک سے پیش آئیں، فروعی اختلافات کو چھوڑ دیں اور واعتصموا بحبل اللہ جمیعا کی مثال بنیں لا تفرقو پر عمل کریں اور اس واقعہ سے عبرت اور سبق حاصل کریں جس طرح صحابہ کرام نے متحد ہوکر مکہ پر چڑھائی کی اور فتح ہوئی آج بھی اس طرح اتحاد واتفاق کی رسی کو تھامے ہوئے دشمنان اسلام کا خاتمہ کریں۔ یہ اس ہجرت کی عظمت ہی تھی کہ اس سے اسلامی سال کا آغاز کیا گیا اور اس کیلئے ماہ محرم کو مقرر کیا گیا تو یوں یہ اسلامی سال کا پہلا مہینہ ٹھہرا۔ وقار انبالوی فرماتے ہیں:

دہر میں تقویم ہجری کا نیا سال آگیا
کل جو مستقبل تھا بن کر آج وہ حال آ گیا

امیر المومنین حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے دور خلافت میں بہت سے ممالک فتح ہوئے اور

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

وسیع وعریض علاقے مسلمانوں کے قبضے میں آئے۔ اس وقت ایک تقویم کی ضرورت محسوس کی گئی لہٰذا حضرت علیؓ اور حضرت عثمانؓ کے مشورے سے حضرت عمر فاروقؓ نے ہجرت مدینہ سے اس کا آغاز کر دیا جس کی وجہ سے خط و کتابت، آپس کے باہمی رابطے اور تعلقات میں آسانی ہوئی۔ حضرت عثمانؓ کی رائے کو ترجیح دیتے ہوئے اس کا آغاز محرم الحرام سے کیا گیا۔

ہمارا پاکستان ایک اسلامی ملک ہے لیکن ہمارے دفاتر اور کاروباری مراکز اس اسلامی تقویم سے نابلد ہیں۔ ناواقفیت یہاں تک کہ چھٹی کا دن بھی انگریزوں کی تقلید میں اتوار ہی مقرر ہے۔ اسلامی ممالک میں صرف ایک سعودی عرب ہی ایسا ملک ہے جس نے اس اسلامی تقویم کو سرکاری سطح پر اپنا رکھا ہے۔ واضح رہے کہ اس خدائی کیلنڈر (تقویم) کے علاوہ کسی تقویم پر کائناتی شہادت موجود نہیں جیسے اعجوں نے بنا رکھا ہے۔ اس کے اندر کبھی کوئی غلطی واقع نہیں ہوتی ہر روز بدلنے والے نمایاں اور چمک دار نشانوں کے ذریعے دنوں، مہینوں اور سالوں کا حساب ہوتا رہتا ہے۔ لہٰذا اسلامی ممالک کو چاہئے کہ اپنے ہاں اس اسلامی تقویم کو رائج کریں اور انگریزوں اور کافروں کی تقلید ترک کر کے سال کا آغاز ماہ محرم ہی سے کریں۔

> اسلامی ممالک کو چاہئے کہ اپنے ہاں اسلامی تقویم (کیلنڈر) کو رائج کریں اور انگریزوں اور کافروں کی تقلید ترک کر کے سال کا آغاز ماہ محرم ہی سے کریں

تاریخی واقعات:

1- حضرت موسیٰ علیہ السلام کی کامیابی اور فرعون کی غرقابی اسی ماہ میں ہوئی۔

2- حضرت ابراہیم علیہ السلام پر اسی مہینے میں آگ گلزار بنی۔

3- حضرت نوح علیہ السلام اور ساتھیوں کو طوفان سے نجات ملی۔

4- غزوہ ذات الرقاع ہجرت کے چوتھے سال اسی ماہ میں ہوا۔

5- جنگ خیبر ہجرت کے ساتویں سال اسی ماہ میں ہوئی۔

> اس وقت پوری دنیا میں صرف ایک سعودی عرب اسلامی ملک ہے جس نے اسلامی تقویم کو سرکاری سطح پر اپنا رکھا ہے

6- ہجرت کے گیارھویں سال شام کی جانب لشکر اسلام اس ماہ میں بھیجا گیا۔

7- ہجرت کے بارھویں سال حضرت ابوبکر صدیقؓ نے فارس کی جانب خالد بن ولید کی قیادت میں فوج بھیجی۔

8- ہجرت کے چودھویں سال جنگ قادسیہ مسلمانوں اور مشرکین کے درمیان اسی ماہ میں ہوئی۔

9- حضرت عمرؓ کے دور خلافت میں حضرت ماریہ قبطیہؓ کی وفات ہجرت کے سولھویں سال اسی ماہ میں ہوئی۔

10- ہجرت کے چودھویں سال حضرت عمرؓ کی خلافت کے بعد حضرت عثمانؓ کی بیعت اسی ماہ میں ہوئی۔

11- واقعہ شہادت حسینؓ ہجرت کے اکسٹھ سال بعد اس ماہ میں عراق میں پیش آیا۔

12- خلیفہ ہارون الرشید محرم میں ہی روم کو شکست دینے کے بعد استنبول سے لوٹے۔

13- 609 ھ میں مسلمانوں کے معرکہ عقاب میں شکست کھانے کے بعد قرطبہ سے غرناطہ اس ماہ میں پہنچے اور وہاں پناہ لی۔

14- اسی ماہ میں حضرت عمر فاروقؓ خلیفہ ثالث نے شہادت پائی۔

15- سن ہجری کا آغاز محرم الحرام سے ہوتا ہے۔

اس قسم کے دیگر واقعات اسی ماہ مبارک میں پیش آئے۔ ہمیں چاہئے کہ ان واقعات سے سبق حاصل کریں، ان بزرگوں کی زندگیوں سے دین الٰہی کی خاطر ہر قسم کی جدوجہد کا نمونہ پائیں۔ اگر اس ماہ مبارک میں جان کی قربانی بھی دینا پڑے تو دیں، اسلام کی خاطر ہجرت کی ضرورت پڑے تو دریغ نہ کریں، یہی راستہ دنیا و آخرت کے فوز و فلاح کا ضامن ہے اور یہی ان بزرگان دین سے اظہار محبت کا طریقہ ہے۔

© rasailojaraid.com